

نرس۔ پنگ کے پاس آ کر مگر تم کو تو باہر جائے کی ضرورت نہ ہو گی۔ اگر رات کو مس بائست آ گئی۔ تو کیا اس کو بھی تم پہلی موڑ کار والوں کا ایک دانو خیال کرتے ہو؟،

اسٹورٹ۔ مجھے ایسا خیال کرنے میں کوئی مشکل نہیں۔

نرس۔ آہ بچاپر می لڑ کی سخت خطرہ کی حالت میں ہے۔ ہاں تم کو ضرور دوسرا بھیں بد لانا چاہیے۔ اور یہاں ہی اسی کمرہ میں مجھے اپنا پرانہ کپڑوں کا جوڑا ویدو۔ میں نصف گھنٹہ میں دیہاتی نشکار چور کا بآس بنا دوں گی۔ لیکن مہارے چہرہ کی بابت؟

اسٹورٹ ہنس کر اس کے لئے تم ذرا فکر نہ کرو۔ مجھے رس کا بنانا آسان بات ہے۔ جبکہ میں نے عجیب شکلوں میں پنجاب کے دیہات میں جا کر مجرموں کو کپڑ کر انصاف کے حوالہ کیا ہے میں اپنی عورت بدلتا ہوں۔ اور تم جلدی کپڑے درست کر دو جبکہ ایک گھنٹہ کے بعد ایک پرالی پشمینہ کی ٹوپی جس پر تمام کچھ لگا ہوا تھا۔ اور کپڑوں کا جوڑا بھی نرس سید فرن کی ہوشیار انگلیوں نے حسب نشان تیار کر دیا تھا۔ اور جبکہ کو اسٹورٹ پہن کر ایک اچھے خاصے بیکار دیہاتی کے بآس و شکل میں ہو گیا تھا۔

بھرمی کے دنوں کی رات قریب آتی جاتی تھی۔ جب اسٹورٹ نے نرس سے کہا کہ جاد نجھے جا کر دیجھ آؤ۔ دینی واپس تو نہیں آتی نرس بجھے جا کر جلد واپس آ گئی۔ اور کہا کہ دینی تو نہیں آتی

وینی کا ہی کھونج لگانا پڑے گا۔ جو وہ دریافت کیا ہوا راز بھی اپنے ساتھ
لے کر گم ہو گئی ہے

ایک آف سے تو مر کے ہوا تھا بچنا
پڑ گئی دوسری کسی مرے اثر نہیں

لیکن مکہ اس دوسرے بٹن کی بابت اسٹورٹ خود کچھ یقینی نتیجہ
نہ لکھ سکتا تھا۔ کہتے ہیں کہ وینی ہوا کھانے گئی ہے۔ اور ابھی آتی
ہو گی۔ یہ کہنے کو تو اب آسان جلد ہے۔ مگر دراصل وینی کا گم ہونا
وشنوں کا دوسرا دلنوٹ ہے۔ اور اب اسے یہاں لیٹا نہ رہنا چاہئے
 بلکہ کچھ کرنا چاہئے۔ اور وہ یہ سوچتے ہوتے یوں بے تحاشہ ہم تھا کہ نہیں ریڈ فن
ڈر گئی۔ جو دُور بیٹھی ہوئی اس کے فولادی چہرہ کے آثار چڑھا اور
کو دیکھ رہی تھی۔

اسٹورٹ۔ ذرا جوش سے نہیں آج رات میکو باہر جانا چاہیے
 جیکہ تمہارا یہ کام ہو گا کہ تم میری غیر حاضری کو چھپانا۔ ڈاکٹر دن
لکھ سے پیشتر آ دیگا۔ سواس کا کچھ ذکر نہیں۔ یا تو جو کوئی میری
مزاج پر سی کو آئے اسے صاف جواب دیدو۔ کہ مجھے جنون ہو گیا
ہے۔ اور میرے نزدیک جو جا دیگا احتمال ہے اسے مکایف پہونچنے کی
میں تم کو جانتا ہوں کہ تم بڑی عقلمند اور ہوشیار عورت ہو اور
ساتھ ہی مجھے بھیس پہنچنے کا سامان چاہئے۔ یعنی وہماقی شکاری
چور کا جوڑا۔

جن کے پہنچنے میں ایک خندق بھی طے کرنا پڑتا تھا۔
 اسٹورٹ کے خیگل میں جانے کی یہ وجہ تھی کہ دوسرا بن
 جھوپڑے کے نزدیک ملا تھا۔ اور یہ آنا اسے راؤں کی زبانی
 جب وہ اپنی بہن سے باتیں کر رہا تھا جس سے اُسے شہہر ہوا
 کہ کہیں اس محافظت کے جھوپڑے کو بد معاشوں نے اپنا
 صدرگاہ نہ بنا�ا ہو۔ اس خیال سے پہنچنے کے
 سیدھا خیگل ہی کو آیا۔ جہاں اُسے یہ نہ معلوم تھا کہ آیا اعلیٰ می فظ
 شادی شدہ ہے اور اس کے پیچے ہیں یا وہ مجرم ہے۔ یا اس
 کا کوئی مددگار بھی ہے۔ سو اتنے اس حلبہ کے جو دینی نے
 تبلایا تھا کہ بد معاش دیونزاد لوگوں سیاہ بالوں والا تھا اور
 ان تمام باتوں کے ہونے پر بھی اُسے شک نہ ہوا تھا کہ وہ بُن
 نواب کے اعلیٰ محافظت نہ پہنچنے ہوئے تھے۔

آخر کار اسٹورٹ ذر انسی صاف جگہ دیکھ کر خندق میں
 ہتر کر اور چڑھتے ہوئے اپنے سامنے کی جھاڑیاں ایک طرف
 کرتا گیا لیکن وہ ابھی چند گز بھی نہ گھایا تھا کہ اس کا گھستا زور سے
 ایک سخت کھنچی ہوئی خفیہ نار سے لگا۔ اور جس کے لگنے
 کے ساتھ ہی زور سے ایک دھڑا کا ہوا اور بندوق چلنے
 کی آواز آئی۔

اسٹورٹ اُوہ تجھے خدا کی ماریہ تو ابھی بد شکونی ہوئی۔ اب

لیکن رئیس صاحب راٹرک دوسرے نوکر اسے اوہراؤھر
ڈھونڈنے کرنے ہیں۔ بلکہ خادمہ کو بھی گاؤں بھیج دیا ہے کہ ہر
ایک جھونپڑا جا کر دیجئے۔

اسٹورٹ رپے بھیں کو آئینہ میں دیکھ کر تو اس حالت میں
جیکہ گھر آدمیوں سے خالی ہے۔ مجھے یہاں سے چلنا چاہئے میں
میں سامنے کی سڑھیوں سے ہو کر کھڑکی کے راستے پانیجھیہ میں لوں
پھر وہاں سے نیوں کے درختوں میں سے ہوتا ہوا باہر نکلنے جاؤں گا
میں تمہیں اپنی واپسی کا کوئی وقت نہیں تلاش سکتا۔ لیکن جس وقت
واپس آپا تو میں کنکری پھیکوں گا۔ جب مجھے یقین ہے کہ تم مجھے
اندر آتے ہو گی۔

نرس۔ آہستہ سے میں نہار انتظار کرتی بیٹھی رہوں گی۔
خوش قسمتی سے اسٹورٹ کو کسی نہ دیکھا۔ اور یہ پانیجھیہ میں
پہنچ گیا۔ جہاں اسے دور سے وہ لوگ جو دینی کو تلاش کرنے
چلتے تھے واپس آئے ہوئے معلوم ہوئے۔ تو یہ جھٹ دہن جھاڑی
میں چھپ گیا۔ اور جب وہ قریب سے گذرے تو ان کی باتیں شستے
لگا۔ اور اسے معلوم ہو گیا کہ اوپر نہیں دینی نہیں ملی۔ اور جب وہ
گزندگئے تو یہ پانیجھیہ کی پختہ دیوار پر چڑھا بہر کو دیکھا۔ اور سپدھا ہارت
لکھنگل کے رائستہ پر ہو گیا۔ نصف میل طے کرنے پر وہ جنگل
کی حدود پر پہنچ گیا۔ جو تمام کا نئے دار اور نئی جھاڑیاں تھیں

گئے پتوں میں چھپا ہوا تھا۔ دوسرے اندر ہیرا بھی تھا۔ یہ صاف نہ دیکھ سکا کہ کون نجوان ہیں۔ پانچھے کیا ہو رہا ہے۔ لیکن اگر وہ دیکھنہ سکتا تھا تو بہت کچھ سن سکتا تھا۔ اسی اثنائے میں اسے پانچھے سے کسی کے ہانپئے اور وحکم دھکا کی آواز آئی۔ جس سے یہ سمجھ گیا کہ دونوں بغیر سمجھے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ جبکہ ان میں سے ایک ہاتھ پتا ہوا بولا۔ خدا جھوٹ نہ بولائے تو یہ خود مسٹر لو مکس ہے۔

دوسرا۔ اور تم نے کیا سمجھا تھا کہ میں کون تھا۔؟
پہلا۔ میں سمجھا تھا کہ کوئی شکاری چور ہے۔ اس نے خطرہ کی بندوق کی آواز سن کر یہاں وڈر آیا۔ کہ شاپہ میں اسے کہہ سکوں۔ لیکن سجد احمد نے میرے اچھے لگائے کہ بد نہ سر سرا رہا ہے۔

دوسرا۔ تو شاید تم مجھے پولیس میں پر حملہ کرنے کے جرم میں گرداؤ گے۔

پہلا۔ جو بھیل کھلدا کر رہا۔ جس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ دوست ہو گئے ہیں۔ اُوہ اس وقت نہیں۔ مسٹر لو مکس کیونکہ تم نہ سمجھتے کہ تم کس سے رہ رہے ہتے۔ استورٹ کو اب صاف معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ بغیر ہپا نے رہ رہے ہیں۔ گویہ یقینی تھا کہ لو مکس کو روشن سے پہنچے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کس سے رہ رہا ہے۔ پھر تعجب ہے

میرا خیل میں جانا لاحاصل ہے۔ کیونکہ خطرہ کی بندوق کی آداز سے خسکارگاہ کا محفوظا اور اس کے مددگار خبردار ہو گئے ہوئے جس تارے سے اس کا گھٹنا تکرا یا سخا۔ وہ خطرہ ظاہر کرنے کی بندوق میں پیدھی ہوئی تھی مرا اور ایسی متعدد بندوقیں خیل کے ہر حصہ میں لگی ہوئی تھیں (جس کے دینے کے ساتھ ہی بندوق بھی چل گئی۔ وہ لوگ ابھی اس طرف دوڑے آتے ہوں گے۔ اب اے خیال ہوا کہ کس طرح بچوں۔ اول اس نے سوچا کہ کھنڈوں میں سے ہو کر بھاگ جاؤ۔ اس خیال سے نہیں کہ اسے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ بلکہ اس نے کہ راز فاش ہو جائیگا۔ اور ساری کری کر ایسی محنت رائیگاں جائیگی۔ لیکا ایک مر سے خیال آیا کہ ذرا چھپ جاؤ۔ شاید ان لوگوں کی باتوں سے کچھ پہ چل جائے یہ سوچ کر وہ جھٹ نزدیک ہی ایک گنجان و رخت پر چڑھ گیا اور اپنے بھرپوں میں چھا کر موقع کا منتظر ہو بیٹھا۔

لھوڑی دیز تک تو بالکل سنائیں اور سوائے نیڈ کوں کے ٹرے: چمگاڑ کے چڑھ دئے اور اُلوکے ہو ہا کرنے کے اس سنسان خیل میں کسی کا نام و نشان نہ تھا۔ کہ ایک لخت اسے کسی کے بہاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ جو جھاڑ بول کوچیرا اس جگہ پہنچ گیا۔ جہاں اسٹورٹ چھپا ہوا تھا۔ اسی وقت ایک آدمی سامنے خیل میں سے آتا ہوا دشمنی دیا۔ اسٹورٹ چونکہ

شریف آدمی ہے۔ ابھی زیادہ دن نہیں گذرے جو اس نے مجھے
ملکت میں دو اشرفیاں دی تھیں۔ اور یہ بات سن کر سخت ناراض
ہوا کہ اس کے کوچوان نے گواہی دینے میں کیوں دیر کی تھی۔ بلکہ
ہمیں بھی کہا تھا کہ ہوشیاری سے کام کیا جائے۔ نواب کا یہ سلوک
اس کا رحم و لہونا ظاہر کرتا ہے۔

محاذیقہ۔ ادہ بٹیک ہمارا مالک بڑا فیاض اور رحیم ہے۔ اچھا تو
اب مجھے قلہ کو ضرور جانا چاہئے۔ اگر مس باسٹے سے ملنا ہے
تو نواب کی کوششوں سے ملنا ہے۔ کیونکہ وہ بڑا ہوشیار ہے
مجھے یقین نہیں کہ چور پھر شور برپا کرنے پہاں پھر آنے کی
چرأت کرے۔ اور پھر سانحہ ہی سیرے دوسرے مددگار بھی
آرہے ہیں۔

کائناتیل۔ اچھا تو میں جدھر سے آیا امدادھری سے کھبتوں میں ہوتا
ہوا چلا جاتا ہوں۔ مگر یہ غلطی میں ہمارا ایک دوسرے کو گھونٹنے
مازنابھی پادر ہے گا۔ تم نواب سے یہ ذکر کرو دیا۔ کہ میں بندوق
کی آواز سن کر دوڑ کر مدد دینے کے واسطے عین وقت پرہنچا کیا تھا
محاذیقہ۔ میں اس بارہ میں دیکھ لوں گا کہ تمہاری کوشش رائیکاں
تنجایے۔ کائناتیل کھبتوں میں ہوتا ہوا چلا جا رہا تھا۔ جبکہ لوگوں
اسی جگہ چند منٹ پھر طرا رہا۔ اور پھر دبائی سلا نی جلا کر پہاڑ پر
سلگا پا۔ جبکہ گھنے پتوں میں سے انستورٹ نے صرف لوٹھس

کہ اس نے یوں واقعہ ہو کر کیوں کا سٹبل سے لڑائی کیکن
اس خیال کو اسٹورٹ نے دماغ کے ایک کوئے میں رکھ دیا۔
اور ان کی اور باتیں سنے لگا۔

کا سٹبل۔ - شاید میں بندوق کی آواز نہ سنتا اگر میں مسٹر پاسٹ کی
لکشہ دلڑکی کی تلاش میں ادھر اور حیرت پھرنا ہوتا۔
حافظ۔ - کیوں لڑکی کو کیا ہوا؟

کا سٹبل۔ - تو تو سنو۔ رئیس کی لڑکی گمراہ ہے۔ دو پھر کو ہوا کھانے
نکلی۔ اب تک واپس نہیں کی گئی اور نہ اسی کسی کو معلوم ہے کہ
وہ کہاں واپس طرف گئی ہے۔ تین گھنٹے ہوئے رئیس کے نوکروں
لے بچاؤں کا ایک ایک گھر اور قریب کے کمیت وغیرہ وہ صونڈھا
ڈالے مگر بیفائدہ کہیں پتا نہیں۔

حافظ۔ - مسٹر لارنس واقعی یہ تو بڑی رنجیدہ خبر ہے۔ اگر اس
وقت اس کبھت چور کا خیال نہ ہوتا جو یہاں ہی کہیں قریب چھا
ہو گا تو میں ضرور قلعہ جا کر اپنے ناک نواب ڈی گورن کو اس
بات کی خبر کرتا۔ کیونکہ نوکروں کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ نواب
صاحب میں باستطاعت ہے۔

کا سٹبل۔ - تھیں تو صرف نوکروں سے معلوم ہوا ہے۔ اور
یہاں تو سارے بچاؤں میں اس بات کی خبر ہے۔ میرے خیال
میں تو تمہارا نواب کو خبر کرنا ضروری ہے کیونکہ وہ پڑا فیاض اور

قلعہ میں جا کر نواب کو خبر کر لے گا۔ اور وہ پھر بچائے آپسا کرنے کے انہی کمین گاہ میں چلا گیا۔ گوانٹاہر کیا کہ نواب کو وہی کے کم ہونے کی خبر ہے۔ بہت دہاں جانے کی کوئی ضرورت نہیں اسٹورٹ نے ان پاتوں کو پادھر کے دل میں کہا کچھ ہی ہو میں تو ابھی خالی ہاتھ گھر نہیں جاتا۔ شاید میرا قلعہ میں جانا کچھ فائدہ سکے۔ اور یہ خیال کر اُو صورہ روانہ ہو گیا۔ مگر وہ میں سوچتا چاتا تھا کہ اگر اس کو سیدھا نواب کے پاس جانی کا آنفاقی ہوا تو وہ اس کو قور آپہیان لے گا۔ تاہم بھی یہ چلا ہی گیا۔

عذرب کیسا ہے الہی یہ شش ہے کسکی
پاؤں آٹھتے نہیں بلکن میں چلا جاتا ہوں

درگیا بھی تو پھلے راستہ اصطبل کی طرف سے سانے چاہک کی جانب سے یوں نہ گیا کہ پھر دار اس کا لباس و حلیہ و بجکہ آسے اندھہ جانے دیگا۔ اصطبل کی راہ کا دروازہ ابھی تک کھلا ہوا تھا۔ اور ایک دو آدمی باہر بیٹھے تباکوئی رہے تھے جو اس کے تجربے نے ظاہر کر دیا کہ یہ معمولی گھسیار ہے نہیں۔ بلکہ نواب کے خصیہ چوکیدار ہے۔ جن کے نزد وہی بھلی کیا ایک فانوس جل رہا تھا۔ اسٹورٹ میں دار ان کے پاس چلا گیا جیکہ فانوس کی روشنی اس کے پھٹے پر اتنے پھڑوں اور پھر وہ پڑھی رجس پر کہ مالک روز بڑھی نہ موت دئے نے اور یہی رنگ

کی لانبی ناک اور سیاہی مائل پال دیجئے۔ اور یہ دیکھ کر حیران ہو گیا
کہ اعلیٰ محافظت بجاے قلعہ کو جانے کے مہس کر سیدھا جنگل کے
وسط کی طرف چلا گیا۔

شہزادی وال باب

مشترق حصہ سے ایک پُرورِ حق

چشم خوبیں بند کر ششم خپیں کھول دو۔ وکھلو پھر کیا صحیح ہے اور یہ کیا کیا علط
اسٹورٹھے اس شخص رہب کو سخا نسلیں نے بومکس ظاہر کیا
تھا۔ کے قدموں کی آواز و ایس ہوتے سنی ہی تھی کہ وہ پھر مزوکی
اس نے اس تار کو ڈھونڈ دکر پھر خطرہ کی سندوق سے باندھ دیا
جس کے درست کرے میں آسے فریباً پاؤ گھنٹہ لگا۔ جب پھر
قدموں کی آواز آئی تو وہ جنگل میں غائب ہو گئی۔ یہ دیکھ کر کہ جھونپڑے
کے نزدیک اپ بیٹھانا ممکن ہے وہ درخت سے یہی اتر اور
جہاں تار لگا ہوا تھا۔ اس جگہ کو اچھی طرح دیکھ بھائی لیا۔ کہ اگر
وہ پھر کبھی آؤے تو تار کو ٹکرائے۔ بلکہ وہ آسے کاٹ دے
اس نے وہ لشائی کر کے پاہر کھیت میں نکل آیا۔ اسی وقت گر جا کی
گھر ڈھی بنے گیارہ بجایے۔ لیکن اسٹورٹھ کو بومکس کی ان باتوں سے
تباہ پیدا ہوئے لگا۔ کہ اول اس نے کافی سبل سے کہا کہ وہ جلد

اسٹورٹ۔ رکرٹے آنار اور ڈرائیور گون ایک بڑا چوغنہ پہنچکر
ناکامیابی سے بھی زیادہ سوائے اس کے کہ میں ایک جھوٹے
بدهماش کا سر توڑ آیا ہوں۔ مگر براہ مہربانی تم مجھے اول ایک
وہ سکی و سوڈا دو کہ میں بالکل تھگ گھیا ہوں۔ اور پھر میں تمہیں
سب حال اول سے آخر تک ناوارث گا۔ آہ میں اس وقت ایک
چرٹ کے واسطے پچاس روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ مگر تمہیں مجھے
آنہمی تھملی کرنا چاہئے۔ اسٹورٹ نے جب اپنی پیاس بھجا اور تسلی
سکر لی تو آرام سے بیٹھکر ریڈ فن سے سب حال کہتا شروع کیا کہ
وہ کس طرح ہارست لاک خنگل کی طرف گئی اور کس طرح وہ خنگل
کی حدود کے پاس پھیرا گیا۔ جیکہ لوکس کی باتیں سن کر آخر قلعہ
لائلکلور جانا پڑا۔ اور کس طرح سے اس نے نواب و ایک خوبصورت
عورت کو تباہ کوپنے کے کرہ میں دیکھا۔

نرس۔ اور کیا میں یہ کہنے میں صلح ہوں۔ کہ اگر تم کو مجھے اور
زیادہ حال نہ کہتا ہوتا تو مجھے آشابھی نہ کہتے کہ تم میں باست کو
اول محافظ کے جھوپڑے میں اور بعد ازاں قلعہ میں دھونڈ دھنے
گئے۔ اچھا ہوا تو اب سہر اسٹورٹ کچھ مفصل حال ہمو۔ شاید وہ
چوہپا و شیرنی والی شل ہو جائے۔ اور میں تمہیں کچھ مدد
دے سکوں۔

اسٹورٹ۔ تم غلطی پر ہو اور صحیح بھی کہتی ہو۔ بیشک میں وینی

میرے خدا میں تجھنا لکھا کہ میرے نے دینی کو پالیا۔ مگر یہ تو کوئی خانگی
چیزگزار معلوم ہوتا ہے۔ اور پھر وہ تجھٹ سوچ پا گر کہ ذوبیثین ابھی
پہلوش ہی کھا۔ قلعہ کے خوبی طرف ہو بغیچہ کی دیوار پر سے کو دا
کر سمجھا گ آیا۔

چوہ میسوال باب

آدھی رات کا صلاح و مشورہ

جسکا چارہ نہیں دنیا میں وہ ناچار ہیں ہم
جبکہ مطلب نہ بر آتے وہ طلبگار ہیں ہم
اب کس دینی کا کچھ تپہ نہیں۔ اڈی اور باست کو بڑی نشوی
ہو رہی ہے۔

مشورہ آدھی رات کرنے کے لیے اپنے کرہ کی کھڑکی کے
پنجے ہنسنا۔ فریباً دو بنجے کرنے۔ جب نرس و پیڈ فرن نے بخندہ پیشان
وروازہ گھول آس کو اندر لیا۔ اور جب وہ آرام سے بیٹھ گیا تو
اس سے سمجھا کہ مسٹر پیاسٹ وز اڈی اپنی صلاح کرتے کرتے
نہ کر سوئے ہیں۔ کہ صحیح درٹ کے آٹھ کمر بھر تلاش شروع کریں
بیحدلا چار ہوئے ہیں۔ ہاں تم اپنی ستاؤ۔ تمہیں کیا پیش آیا تھا اس
چہرہ ظاہر کر رہا ہے کہ تم بھی ان کی طرح ناکامیاب ہی آئے ہوئے ہیں۔

ہوئے لگا۔ لیکن وہ جلد سنبھل گیا۔ اور بیان کرنے لگا کہ کس طرح لانگڈن کے سچائے کی کوشش میں گر جا کے اندر دفنی کمرہ میں گیا۔ جہاں الماری میں پادری کے پرٹے رکھے تھے اور جس کو کھونتے کے ساتھ ہی آئے اس میں نے تباکو کی تیز بوآئی۔ جس سے ظاہر ہو گیا۔ کہ کسی خفیہ تباکو پیتے والے نے اس الماری کو اپنے تباکو پینے کی حکیمی بنانی تھی۔ اور اسے جب یہ معلوم ہوا کہ نہ تو مر حوم پادری اور نہ لانگڈن تباکو پیتے تھے تو اس کا شک یقین پکڑ گیا۔ کہ قاتل کوئی اور ہی ہے جو تباکو پیتا ہے۔

گویہ کوئی سراغ نہ تھا جب وہ اپنی اس تلاش میں تھا۔ تو اس نے گر جا کے احاطہ میں قبروں کے درمیان نواب ڈی گورن کو ڈری احتیاط سے کچھ تلاش کرتے دیکھا تھا۔ جس وقت وہ نواب سے ملا تو اس نے اس سے کہا کہ وہ زمین پر قاتل کے پاؤں کے نشان دیکھتا تھا۔ مگر نواب کی باتوں پر یقین نہ کر کے جب وہ چلا گیا تو اس نے خود وہیں احتیاط سے ڈھونڈنا شروع کیا تو خوش قسمتی سے ایک سبب کا ٹین مل گیا۔ جو کسی کی دلکشی میں لگا تھا۔ گو ظاہرایہ ایک ڈر اسراوغ نہ تھا۔ پر میں برا بر تہج دو میں میں لگا رہا۔

یہ دیکھ کر کہ نواب ہیں ہی ڈھونڈھ رہا تھا۔ میں نے ایک

کو دیکھنے قلعہ میں گیا۔ مگر جگل میں۔ میں اور نیت سے گیا تھا پر خیر قبیل اس کے کہ میں کوئی قدم آٹھاؤں سب حال تک مفصل تبلاؤ رکا۔ تب وہ شروع سے اپنا قصہ بیان کرنے لگا۔ کہ وہ سطح اُس قابل یادگار اتوہر کو بھینجا۔ اور تمام گاؤں کو مسٹر نید پلی کے قتل ہونے کی وجہ سے گھبراہٹے اور پریشانی میں پایا۔ جبکہ وہ یونہی پلاکسی خیال کے اس میں ہاتھ ڈال بھیجا جس میں اُس سے اول ہری روز معلوم ہو گیا کہ لانگڈن ڈسٹرکٹم پیگناہ ہے۔ اور یہ کہ اس کی اور وینی کی خصیہ بلکن ہو گئی تھی۔

نرس۔ قبطی کلام کر کے۔ مگر شاید یہ ملتوی معلوم ہوا جب تم نے اپنی چھبری بہن سے اپنی محبت ظاہر کی؟

اسٹورٹ اور تم سارے قصہ تو سن لو۔ پر خیر یہ بیح ہے کہ میں نے ایسا کیا۔ لیکن براہ خدا تمہیں یہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ میں اُسے چاہتا تھا؟

نرس۔ اس کا کوئی مصلحت نہیں کہ میں یہ کیوں یا کس طرح دریافت کر لیا۔ سو اس کے تکہ تم اپنے آپ کو ناکام سیاپ دیکھ کر اپنے رقیب کے بچانے میں کوشش کرنے لگے۔

اسٹورٹ نرس کے یوں ٹوکنے میں ذرا اچران ہو امگر انہیں ایک طرف کئے وہ قصہ کہے گیا۔ گواہیک و وفعہ اُس نے نرس کی پیاری آنکھوں میں کچھ ایسی روشنی معلوم کی کہ اسکا دل بے قابو

نرس۔ کپار اڈی نے جب تم بہوش سختے اُس میں کو بایا۔
 اسٹورٹ۔ نرس تم بہت جلد تجھے پر بہوش جاتی ہو۔ ہاں
 موڑ کار کے حادثے کے دوسرے دن کی صبح کور اڈی کو میں ملا۔
 جو اس نے اپنی بہن کو لا کر دیا۔ جس کو وہ ہاتھ میں لے کر بڑی
 دیر تک سوچتی رہی۔ اور شاید آخر کار آس کے پہنچنے والے کو
 معلوم کر گئی۔ مگر چونکہ میں بہوش تھا وہ مجھے تو کچھ شکر سے
 کیا یہ میری بیوقوفی نہ تھی کہ فوراً ہو شیار ہو کر اس سے سارا
 حال نہ پوچھ لیا؟

نرس۔ نہیں اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں جنم تو دشمنوں
 کو موقع دیکھ اور پھر ان پر ایک لیکٹر پرٹے کی کو شمشش
 کر رہے تھے۔

اسٹورٹ۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔ کہ اول توصیر
 جھوٹی گواہی والا کروپیہ کے زور لانگڈن کو گرفتار کر ا دیا جس
 کی وجہ اس پیچاری وینی نے لاچا رہو کر خود اپنی جان کو خطرہ
 میں ڈال کر اپنے عاشق کو چھوڑانا جایا۔

نرس۔ اور وہ پیچ جو تم نے قلعہ میں سنی تھی۔ نم وینی کی
 سمجھتے تھے۔

اسٹورٹ۔ نواب کی عباریوں نے مجھر آنا قبضہ کیا ہوا تھا
 کہ میں سمجھا وہ اسی کی آداز تھی۔ اور یہ سمجھے چکا تھا کہ وینی وہی ہے

وہ دن آئے موضع پا کر وہ بُن دیکھایا۔ اور اس کا کچھ حال معلوم کرنا
چاہا۔ مگر نواب بڑا عیار ہے

نہ سٹھیک اس کی ہر گز کوئی مات نہ
جودن کو کہے دن تو تم رات جانو

میں اس پر قابو نہ پاسکا۔ حتیٰ کہ واقعات نے مجھے مجبور
کیا کہ میں مرحوم پادری کے بھائی کے ساتھ لندن جا کر مجرموں
کی تصویریں دیکھوں۔ چونکہ نواب کو میرا جانا پادری کی زبانی
معلوم ہو چکیا تھا۔ پس نواب نے اپنی موٹر کار کو پیلار نگ کر شکر
سے مگر اکر میرا فیصلہ ہی کرنا چاہا تھا۔ کچھ بزرگوں کا لیا دیا آئے
آگئیا۔ اور میں خوش تشنی سے بچ گیا۔ جو پاہنچ منٹ پہلے میں اس کی دعا
کو سمجھ گیا تھا۔ مگر لا چار تھا۔ اپنا بچاؤ نہ کر سکتا تھا۔
نرس۔ تم تو پورا مضبوط مقدمہ بنائے جاتے ہو۔

اسٹورٹ۔ اور وہ صرف شبہات پر اچھا اب وینی کے گم ہوتے
کا سوال آتا ہے۔ وینی کو میرے بُن کاراز معلوم کھا۔ اور جس
سے میں نے کہدیا تھا کہ یہ بُن ضرور پادری کے قاتل کا ہے اس
کا بھائی جو مفصل کیفیت سے تو نادیقت تھا مگر جانتا تھا کہ ہم
بُن کے ماک کی تلاش میں ہیں۔ اسی طرح وہ بُن کبھی تھا جو کہ
راڈرک چگل میں محافظت کے جھوپرٹ کے پیچے راکھے وکوڑے
میں سے اٹھا کر لایا تھا۔

اسٹورٹ اپنے جوش کو روک کر کے بند اتم نے اس کی تو پورا کر دیا۔ جو میرے خیالات کے زنجیر میں کم تھی۔ ان حرامزاد بد معاشوں نے ایک ترا اور دو فاختہ والا حساب کرنا چاہا۔ اول پڑے پادری کو قتل کیا۔ کہ اس کا ڈر تھا۔ کہ ان کی شناخت نہ ہو جائے۔ دوسرے لائلڈن کو گرفتار کر دیا۔ کہ وہ وینی کے حاصل کرنے میں مخل تھا۔ تیسرا وینی جو بُن کے پینے والے کی تلاش میں تھی اس کو روک دیا۔ شاپ دستہ ہی نبودستی شادی کرنے کا ارادہ بھی ہو گھپا ہو۔

ویکھنا کل کھو کریں لھاتے پھر نیچے نکلے سر
آن خونستے زمیں پر جو قدم رکھتے انہیں

ہر س۔ ایک بالکل اندھیری نگری کا ڈراما اپسے خاموش انگریزی گاؤں کے ایسچ پر جو بیسیوں صدی میں کیا جانا بعجب اور حیرت سے نایا نہیں؟ اور جس کا چیف ایکٹر دہکنیہ فرانسیسی نواب ہے۔

اسٹورٹ۔ میری پیاری نرس۔ میرا سارا مقدمہ بھی قانون سے بخوبی لوگوں سے آپڑا ہے۔ جنہوں نے اپنی عیاریوں کا قیام گاہ اس چپ چاپ گاؤں کو بنایا۔ جبیں آہنیں اپنی چالاکیوں کے پورا ہونے کی پر طرح امید کرتی۔ اور میں بھی یقین کرنے لگا ہوں کہ اس ذات شریف فرانسیسی کا اس

اور میں نے پالا جیت لیا ہے اس کے بعد کرہ میں قدے خاموشی
رہی جس کو رید فرن نے یوں توڑا۔

نرس۔ واقعات پنج در پنج ہوتے جاتے ہیں اور عقدہ حل
ہونے میں نہیں آتا۔ اگر تمہارے بیان سے مجھے یہ معلوم ہو جاتا
کہ نواب دینی بھوچا ہتا ہے۔ تو تب میں ضرور کہتا کہ یہ کام بھی
نواب رہی کا ہے۔

اسٹورٹ۔ دراصل نواب تو دینی کو چاہتا ہے یہ مجھے آج
رات معلوم ہوا۔ اور پھر اس نے جو باتیں شیشیں
کہہ سنائیں۔

نرس۔ مدراقیہ ہنسنے ہوئے۔ ستر اسٹورٹ میں تم پر بے بھی
کا امداد کھتی ہوں۔ کہ تم عورتیں کی ذرا سی بات نہ سمجھے۔ مو
سنو۔ وہ خوبصورت عورت جو ریشمی لباس میں کھتی جس نے
جو اپر اپنے ہوئے تھے۔ اور جو قلعہ لا انکھوں میں جھگکڑا۔ اگر
رہی کھتی۔ وہ درست ہے۔ وہ قدرتی حسد اور جلا پا کھا کہ وہ عورت
دوسری عورت کو دیکھ کر نہ پرداشت کر سکتی کھتی۔ یعنی نواب نے
ضرور دینی کو قلعہ رہی میں مقدمہ رکھا ہے۔

یہ سی کہ اسٹورٹے قدرے خاموش ہو گیا اور انہی انگلیوں
سے کھیلنا رہا۔ جتنا ازیاد وہ خیال کرتا کھا۔ آنا ہی آسے یقین
ہوتا جاتا کھا کہ نرس صبح کہتا ہے۔

پہ خبر فوراً نرس ریڈ فرن کو کروی گئی۔ جو اس وقت گھر کی الگہ نظر آتی تھی۔ اور جس نے اپنے مریض کو حرف بحروف سنایا جو بہت ہی پیچ و تاب کھا کر رہی تھی۔ کہ کب دن گذرے اور وہ رات کو آختری تماش کرے گا۔ زینی عز و رخ بکل یہ پوشیدہ رکھی گئی ہے۔ آج میں ان خطرہ کی بندوقی والی تانڈل کا خیال کھو لکتا۔

لیکن عصہ کے وقت ڈاکیا ایک خط ہاں میں لا کر دے گیا جس نے استورٹ کے خیالی بادیاں سے ہوا کھینچ لی۔ اور اس کا اڑخ بد لدیا۔ خط نرس ریڈ فرن کے نام تھا۔ جو اسی تاریخ کا تھا۔ اور اس کا مضمون منفصل ذہل تھا۔
از مکان نمبر، سماں کا پیٹس لین لیمیٹ۔ لندن۔ جنوبی و مغربی۔
پیاری نرس!

تم اس قدر مہر بان اور رحم دل ہو کہ میں تم پر اعتبار کر کے خپیہ طور پر یہ چند سطور لکھتی ہوں۔ اول یہ کہ میں بحیرت ہوں۔ بعد میں اپنی خوشی گھر سے آئی ہوں۔ کہ کوشاں شہر کے لانگڈن ٹریننگ ہم کو جو بیگناہ ہے جھوڑا دیں۔ جس سے خپیہ میری منگنی ہو گئی ہے۔ میرا والد سخت ناراض ہو گا۔ اگر اس سے پہ معلوم ہو گیا کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ سو اس نے میں تپر پھر دسہ کرتی ہوں کہ تم ہاں کے کسی شخص کو خبر نہ کرنا۔ جنہیں میں بہت جلد چبر دوں گی

مگر وہ سے ضرور تعلق ہے۔ پر خیر آپ ہکو خاموشی سے آرام کرنا چاہتے۔ ویجیس کل صبح نے ہمارے واسطے کیا جمع کر رکھا ہے

پیچکیسوال باب

قصبہ لمیہتہ کا پر انداز

مجھی سے چلتے ہیں چالے مرے سکھائے ہوئے
ٹلانے آئے ہیں مجھوں سے بانے ہوئے
آخر صبح ہوئی۔ مگر وہ کوئی تسلی وہ صبح نہ کہی۔ وینی اتنی طرح
گم کہی۔ اور ناہی تلاش کرنے والے لوگوں نے کوئی مسراغ
لگایا تھا۔

سرٹیفیکیٹ و راتوی گجردم ترڈ کے ہی سے پیدل چلنے لگئے
تھے۔ جو بہت دیر بعد واپس آئے۔ اور کچھ مکا کر پھر چلے گئے
اور دون بھر باہر رہے۔ صبح خود نواب ڈی گورن پاؤں تسلی
تھا۔ اور دبئی کی بابت پوچھلئے درد سے بھرا افسوس ناک تسلی
وہ پیغام جھوڑ گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ گیا کہ ریس صاحب
تھے کہہ دیا کہ میں بنے اپنے علاقہ میں خبر بھیج دیا ہے۔ کہ وہ
خیکھلوں و کھٹکوں میں تلاش کریں۔ شاید اس میں
کہیں سمجھل کر یہی گئی ہو۔ احمد سترہ گم کر دیتی ہو۔